

سے نری کرنا اور مسلمانوں سے دشمنی کرنا یہ اخلاق ہیں۔ اگر بد مذہب پر سختی کرنا اسلامی اخلاق ہیں تو جلد پھر کس پر کیا گیا؟ سب کو مار ڈالنا اور کھیت میں سے گھاس کو نکل دینا ہی ستر ہے۔

آیت ۸۔ "عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ غَيْبِهِ أَحَدًا إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِنْ رَسُولٍ" (اگر وہ چاہے تو وہ جو رسول (کو) چاہے) غیب کا جاننے والا ہے، اپنے غیب پر کسی کو مسلا نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسول کے۔

یہ آیت کرمہ بھی حضور علیہ السلام کی نعت پاک ہے، "اور حضور علیہ السلام کے علم غیب کو بیان فرما رہی ہے۔ اس میں ارشاد فرمایا گیا کہ پروردگار عالم غیب کا جاننے والا ہے، اور اپنے خاص غیب پر کسی کو قبضہ نہیں دیتا سوائے اپنے خاص پیغمبر کے۔

اس آیت میں دو چیزیں قائل لفظ ہیں۔ ایک تو خدا کا خاص غیب اور ایک قائل دینا غیب اس کو کہتے ہیں جو آگے مٹا دیا گیا ہو اور اس سے نہ معلوم ہو سکے اور نہ عقل میں فوراً آسکے، جیسے جنت و دوزخ وغیرہ۔ اب ہمارے لئے بھی اور کائنات وغیرہ کا علم علم غیب نہیں کیوں کہ آج جا کر دیکھ سکتے ہیں اور ہزار ہا آدمیوں نے ہم کو خبر دی کہ وہ دنیا میں دو قسم ہیں قائل یہ غیب نہیں، غیب وہ طرح کا ہے ایک تو وہ جس کو دلیل وغیرہ سے معلوم کر سکیں، جیسے خدا کی صفات اور خدا کے پاک کا ہونا، دوسرے وہ جس کو دلیل وغیرہ سے بھی معلوم نہ کر سکیں۔ پہلے قسم کا غیب تو رسولوں کے سوالوں کو بھی عطا ہو جاتا ہے، جیسے قرآن میں فرمایا۔ "يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ" اور دوسری قسم کا غیب یہ خدا کا غیب ہے جس کو فرمایا۔ "غَيْبِهِ" یہ غیب سوائے رسول کے اور کسی کو نہ دیا جائے گا، ہاں جس کو رسول علیہ السلام اپنے کرم سے بتا دیں اس کو حضور علیہ السلام کے ذریعہ سے ملے گا، یہ ہی اس آیت میں مراد ہے کہ پروردگار عالم اپنا غیب اپنے خاص رسول کے سوا کسی کے قبضہ میں نہیں دیتا۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور علیہ السلام کو رب تعالیٰ نے خاص اپنا غیب عطا فرمایا۔ (تفسیر کبیر اور تفسیر بیضاوی اور مدح البیان)

اب جن آیتوں میں ذکر ہے کہ سوائے خدا کے اور کوئی غیب نہیں جانتا اس کے معنی ہیں کہ حقیقی اور ذاتی علم خدا کے پاک کے ساتھ خاص ہے، "انکار ہے ذاتی کا اور ثبوت ہے علم حلال کا" جیسے قرآن پاک میں آتا ہے "لَنْ الْعِزَّةُ لِلْجَمِيعِ" (ماری عزتیں اللہ کے لئے ہیں) پھر ارشاد ہوا "فَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ" عزت اللہ کی ہے اور رسول کی اور مسلمانوں کی ایک جگہ ارشاد ہوا "لَنْ يَكُونَ لَكُمُ الْكَيْدُ عَلَى اللَّهِ" (سوائے خدا کے کسی کا کھڑ نہیں) اور سن جگہ ارشاد ہوا "فَابْتَغُوا وَحُكْمًا مِنْ لَدُنْهِ حُكْمًا مِنْ لَدُنْهَا" (جب کسی شہر پر یحییٰ میں بھڑا ہو جائے تو ایک بیخ تو عورت کی طرف سے اور ایک سو کی طرف سے بھجیو۔)

اب جن آیتوں کا یہ ہی مطلب ہے کہ حقیقی عزت اور حقیقی حکومت تو صرف اللہ ہی کی ہے، مگر خدا کے دینے سے مسلمانوں کو عزت بھی ملی اور حکومت بھی۔ اسی طرح علم غیب، حضور کو کتنا علم غیب دیا، یہ تو دینے والا رب اور لینے والے حبیب ہی جانتے ہیں، لوح محفوظ میں سارے "مآکان وما یحکون" کا علم ہے مگر لوح محفوظ میرے آگے کے علم کے دریا کا ایک قطرہ ہے، قصیدہ مدح میں ہے۔

ومن علومک علم اللوح والقلم

ہاں جس قدر روایات سے پتہ لگتا ہے وہ یہ ہے کہ از لیل تا دوز قیامت وہ وہ اور قلم و قلم کا علم حضور علیہ السلام کو دیا گیا، از عرش تا فرش دکھائے گئے، اگر کوئی پرہیز بھی پر مارتا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا بھی علم دے دیا گیا، اس کی پوری تحقیق ہماری کتاب "ہدایہ الحق و دمن الماثل" میں دیکھو، ایسی تحقیق اور جگہ مشکل سے ملے گی۔

دوسری بات اس آیت سے یہ معلوم ہوئی کہ خدا کا علم غیب حضور علیہ السلام کے قبضہ میں دے دیا گیا ہے کہ اگر کسی پر توجہ فرمادیں تو اس کو بھی عرش سے فرش تک مدد فرمادیں حضور غوث پاک فرماتے ہیں۔

نظرت الی بلاد اللہ جمعا

فرش والے تری شوکت کا علو کیا جائیں
خسروا عرش پہ اڑتا ہے پھر برا تیرا

شَارِحُ حَبِيبِ السَّحَرِ مِنْ آيَاتِ الْقُرْآنِ

محکم المانت مفتی احمد یار خاں نمبر



Vol.7: 1,2

انٹرنیشنل غوثیہ فورم

میں اسے یاد کیا ہے کہ اگر کسی پر توبہ فرمائیں تو اس کو بھی عرش سے فرش تک روٹیں اور جہنم

معلوم فرماتا ہے کہ **تَحْزَنُونَ عَلَىٰ حُكْمِ اتِّصَالِ**
تَنْظُرُونَ إِلَىٰ بِلَادِ اللَّهِ خَتَمًا
 میں نے اللہ کے سارے شہروں کو ایسا دیکھا جیسے چند روٹی کے دانے ملے ہوئے ہیں
 غرض کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہر صفت عظیم ہے۔
 آیت ۸۸۔ **يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُمْ لِلَّيْلِ إِلَّا قَلِيلًا** (پارہ ۲۹، سورہ حزل، رکوع ۱)

اے پیڑوں میں لپٹنے والے رات میں قیام فرماؤ سوائے کچھ رات کے۔
 یہ آیت کریمہ بھی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی نعمت شریف ہے اس میں محبوب علیہ السلام
 کو اور ان کے عقل میں ساری امت کو تہجد کی نماز اور قرآن کریم کی ترمیم کے ساتھ تلاوت
 کرنے کا حکم دیا جا رہا ہے مگر یہ خطاب بہت پر لطف ہے فرمایا گیا ہے کہ اے پیڑوں میں
 لپٹنے والے محبوب علیہ السلام جس سے مظلوم ہوا کہ محبوب علیہ السلام کی ہر ادائیگی ہے۔
 اس آیت کریمہ کی شان نزول میں مفسرین کے چند قول ہیں ایک تو زمانہ وحی کے
 ابتداء میں حضور علیہ السلام کلام الہی کی نسبت سے اپنے پیڑوں میں لپٹ جاتے تھے اس
 حالت میں آپ کو یہ ندا دی گئی ایک قول یہ ہے کہ حضور علیہ السلام ایک روز چادر شریف میں
 لپٹے ہوئے آرام فرما رہے تھے اس حالت میں آپ کو یہ ندا دی گئی، بعض حضرات نے یہ بھی
 کہا کہ اس آیت سے مراد ہے اے نبوت کی چادر میں لپٹنے والے۔

روح البیان میں اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ رات کو محبوب علیہ السلام چادر
 اور ہم آرام فرما رہے تھے رب العالمین نے اشتیاق فرمایا کہ اس وقت ہمارے محبوب ہم
 سے مناجات اور راز و نیاز کی باتیں کریں تو ندا دیکر جگایا کہ اے آرام فرمانے والے محبوب
 اس وقت ہم سے باتیں کرو، غرض کہ کوئی سی بھی توجیہ کی جائے مگر شان محبوبی اچھی طرح
 اس سے ظاہر ہو رہی ہے۔

مسئلہ: نماز تہجد شروع اسلام میں واجب تھی، اور بعض کے قول پر فرض، بعد میں
 اس کا وجوب منسوخ ہو گیا اور اس آیت سے منسوخ ہوا جو اسی سورت میں آگے مذکور ہے
فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ (تفسیر خزائن العرفان و تفسیر احمدی) اب نماز تہجد سنت منوکہ علی
 الکتاب ہے کہ اگر بستی میں ایک نے بھی پڑھ لی تو سب بری ہو گئے اور اگر کسی نے نہ پڑھی
 تو بس سنت کے تارک ہوئے۔

کتابخانہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

شانِ عیبِ الرحمن

مِنْ آیَاتِ الْقُرْآنِ

مؤلف

مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ

مضویٰ کتاب گھر اہلی



اللہ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم میں برابری کا عقیدہ

ذریعے ذریعے کے علم کا عقیدہ

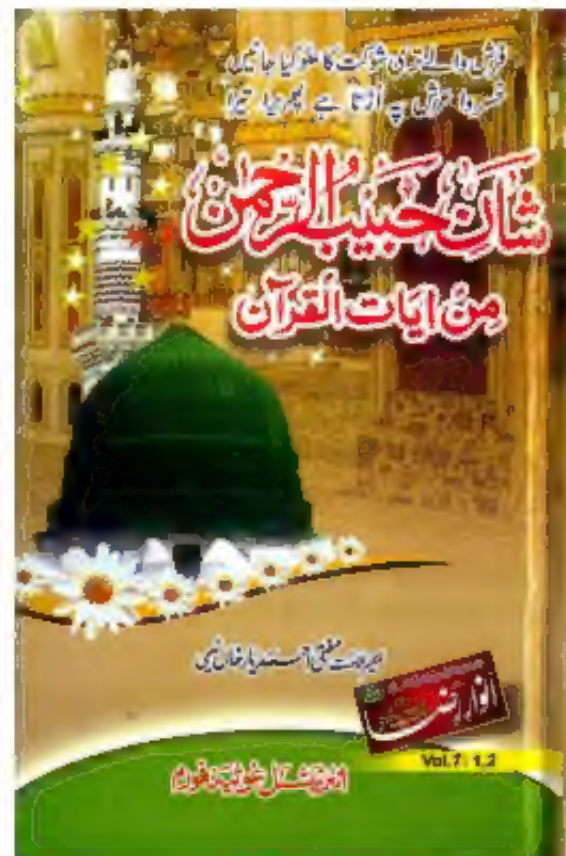
ہر چیز کے علم کا عقیدہ

از ازل تا موز قیامت ازہ زہ
 نور قہر قہر کا علم حضور علیہ السلام کو دیا گیا، از فرش تا فرش دکھائے گئے، اگر
 کوئی پروردگار ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا بھی علم دے دیا گیا۔ اس

شان حبیب الرحمن
 اب اس آیت میں ذکر ہے کہ سورۃ فرات کے دو کتب حب میں جاتے ہیں
 میں ہی کہ جلی اور دلی تم نے اسے ایک کے ساتھ جاس ہے "اللہ ہے دلی اور
 نبوت ہے علم جلی لاکھ قرآن پاک میں آتا ہے من لعمرو للہ جمیعہ"
 دہری جلیں تو ہی کے لئے ہے مگر فرقہ ہوں "اللہ لعزہ وارسلوہ
 وللمؤمنین" عزت لکھی ہے اور رسول کی قدر مسلمان کی ایک جگہ فرقہ ہوں
 من لعمرو لاکھ سورۃ نہ کے کسی کا فرقہ نہیں ہوں جگہ فرقہ ہوں
 فلیستوا وحکما من لعمرو حکما من لعمرو "اب اس جگہ فرقہ ہوں دلی میں
 جگہ ہوں سورۃ لاکھ فرقہ کی طرف سے اور ایک سو کی طرف سے کھینچا
 اب اس آیت میں کہ من لعمرو ہے کہ جلی عزت اور جلی کرم اور عزت اور
 ہی کی ہے مگر خدا کے وسیع سے مسلمان کو عزت کی اور کرم کی۔ اس طرح
 علم حب، حضور کو اس علم لکھا "وہ وسیع دلا اب اور پتہ والے حب ہی جاتے
 ہیں" فرقہ فرقہ میں سورۃ "ساکن و مایکون" کا علم ہے کہ فرقہ فرقہ
 آگے علم کے دوا کا ایک کلمہ ہے "قیامت میں ہے۔
 ومن علومک علم الموح والفقہ
 ہی اس قدر حدیث سے یہ لکھا ہے کہ "از ازل تا موز قیامت ازہ زہ
 نور قہر قہر کا علم حضور علیہ السلام کو دیا گیا از فرش تا فرش دکھائے گئے اگر
 کوئی پروردگار ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا بھی علم دے دیا گیا اس
 کی پوری تحقیق جلی کتب "مہدائن و من لعمرو" میں دیکھو "اسی تحقیق اور جگہ
 جلی سے لے گی۔
 دہری بات اس حدیث سے یہ معلوم ہوئی کہ خدا کا علم حب حضور علیہ السلام کے
 جگہ میں دے دیا گیا کہ اگر کسی فرقہ فرات دہری اس کو بھی جلی سے فرق تک
 دہری لہری حضور نبوت پاک فرماتے ہیں۔
 نظرت میں بلاد اللہ جمعا



خدا کا علم فیہ حضور علیہ السلام کے بعد میں دے دیا گیا ہے



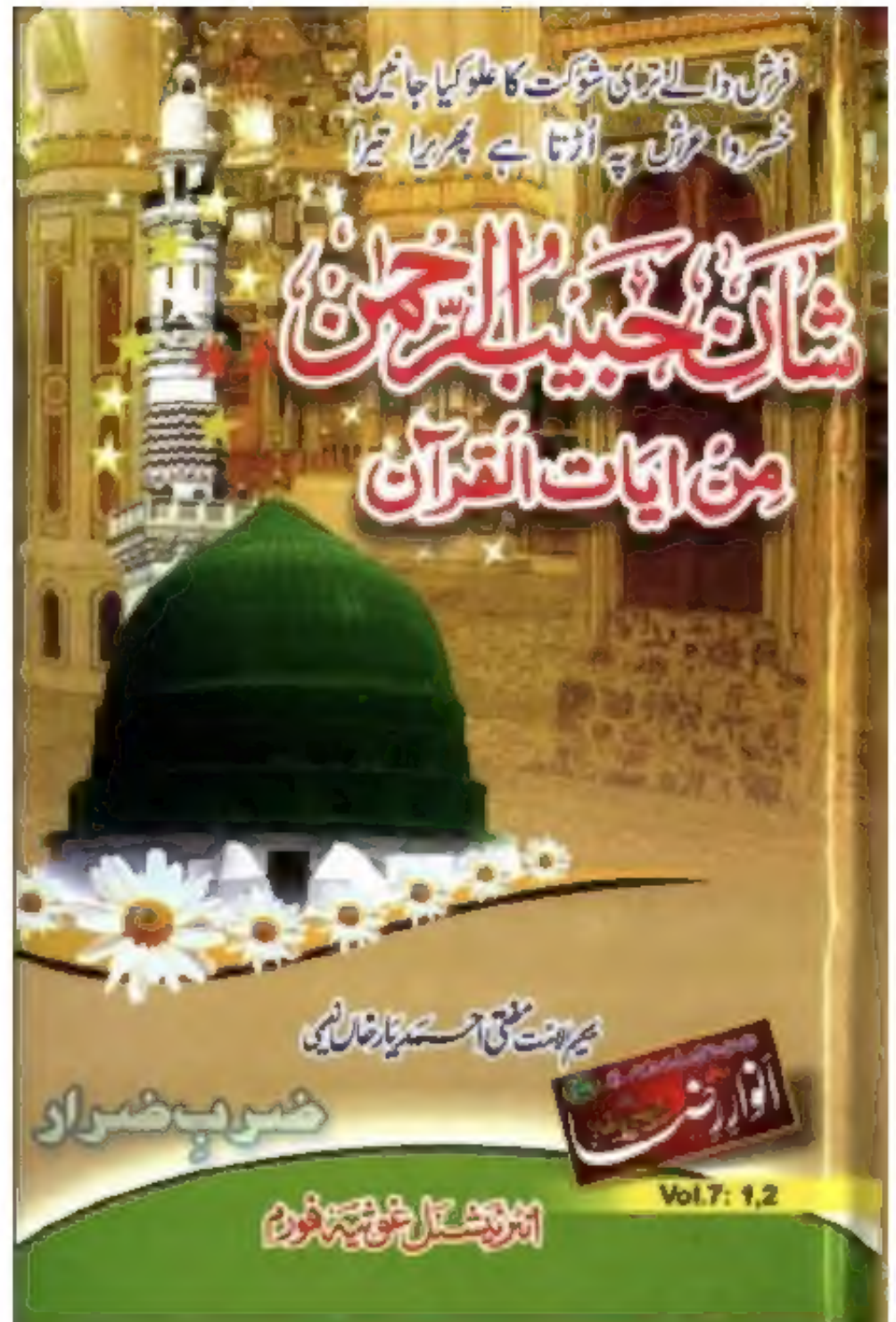
یہاں جس قدر روایات سے پتہ لگتا ہے وہ یہ ہے کہ ان اہل تہذیب و تمدن نے فتنہ اور فطرت و غلو کا علم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیا یہ کہ از عرش افروز آپ کو حکمت ملے گی مگر کوئی ایسا نہ ہے جو حضور کو اس کا بھی علم ہوے وہ کیا اس کی پوری حقیقت چلی کی کتاب جلال الدین دہلوی میں دیکھیں جو حضرت اور دیگر اشخاص سے ملے گی۔

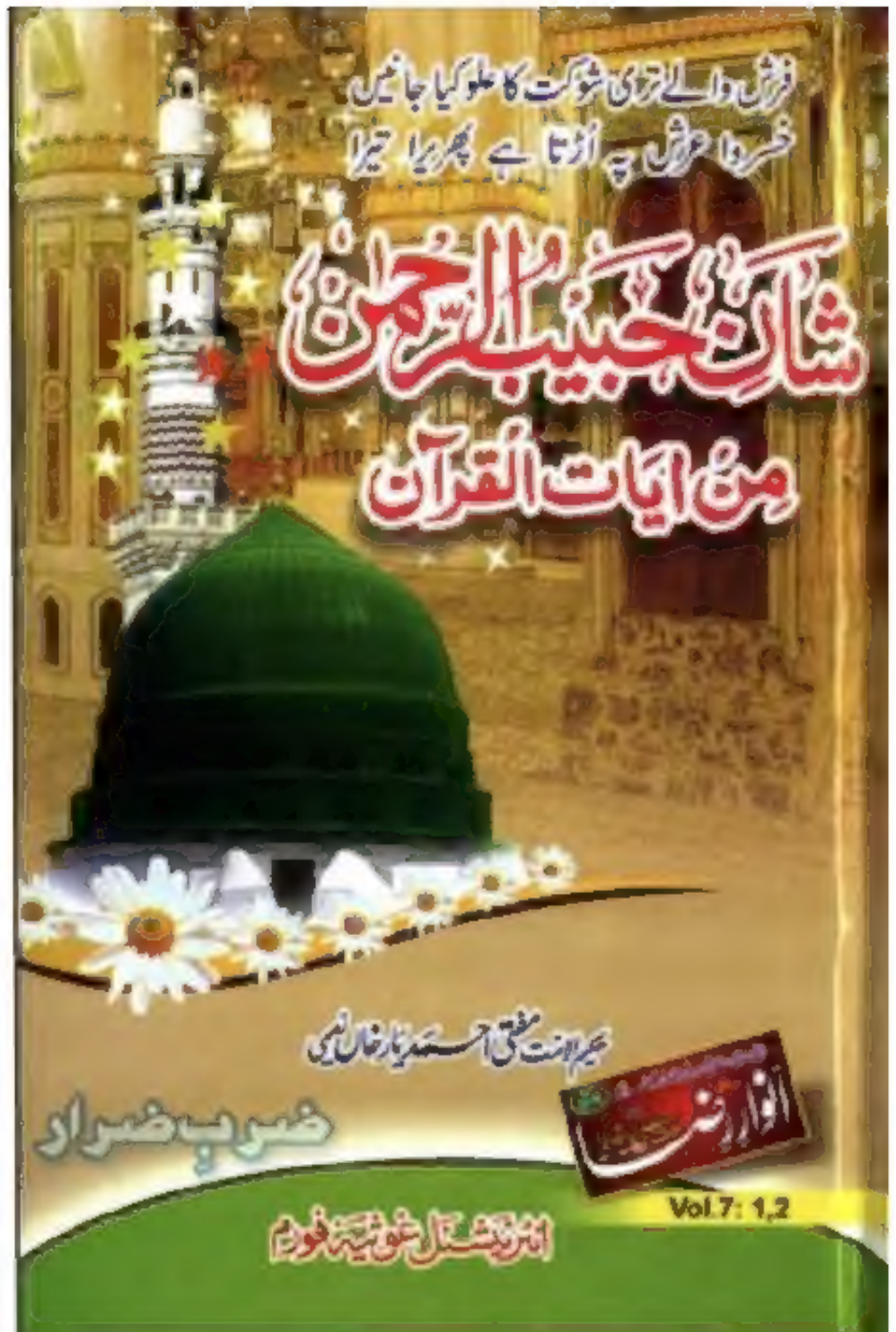
دوسری بات اس آیت سے معلوم ہوتی ہے کہ خدا کا علم غیب حضور علیہ السلام کے قبضہ میں ہے یا نہیں۔
 ہے کہ اگر کسی ہاتھ پر غزالیوں کی قوس کو بھی حشر سے وزن نہ کر دے تو وہ ہاتھ حضور غیب میں ہوتا ہے۔
 لَقَدْ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرًا ۚ إِنَّكَ لَفِي عِلِّيِّينَ
 میں نے اُنکے سامنے شہروں کو ایسا رکھا ہے جندران کے سامنے ہے وہی حضور
 حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مرتبہ عظیم ہے۔

آیت ۸۸۔ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنذِرْ ۚ الْفَاسِقُ إِلَىٰ سَعِيرٍ ۚ (سجده ۱۷) کے
کپڑوں میں لپٹنے والے مات میں قیام فرماؤ مات کے کھمبات کے۔

یہ بات کریں جس حضور اور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت شریف ہے اس میں مجاہد علیہ السلام کو اعلان
کے طفیل میں مدد دے کہ وہ اس کی تلاوت و قرآن کریم کی تفسیر کے ساتھ حکامات کے ساتھ حکم دے اور اعلان
مگر یہ خطاب بیت پر مبنی ہے فرمایا گیا ہے کہ اسے پھر وہاں میں اپنے والے محبوب علیہ السلام میں سے
معلوم ہو کہ وہ محبوب علیہ السلام کی ہوا دینا ہی ہے۔

اس آیت کریمہ کی شانِ غزل میں مفسرین کے چند قول ہیں، لیکن تو زائد ہی کے ابتدا میں حضور
 علیہ السلام کا نام لایا گیا کہ جنت کے اپنے کھڑول میں لپٹ جلتے تھے، اس حالت میں تپ گویہ عبادی





کعب کے بدرالمنی تم پہ کرو روں درود
 کعب کے بدرالمنی تم پہ کہیں دُرد
 عیب کے غس لعل تم پہ کہیں دُرد
 شائع روز جزا تم پہ کہیں دُرد
 دلیخ جملہ ہا تم پہ کہیں دُرد
 جان و دل انبیاء تم پہ کہیں دُرد
 آپ دگل انبیاء تم پہ کہیں دُرد
 لائیں تو پہ دھرا دھرا جس کو
 کونک عرض و دل تم پہ کہیں دُرد
 کہ کوئی غیب کیا تم سے نہیں ہو
 جب نہ خدای پہچانم پہ کہیں دُرد
 خد پہ جو مع تھا چاند تھا سایہ کا
 نیر ناریں ہوا تم پہ کہیں دُرد
 دل کہ غشا مرا وہ کف پا چاند سا
 جد پہ رکھ وہ دُعا تم پہ کہیں دُرد

طالع بخش
 ۱۳۲۵ھ

(مذہب اول)

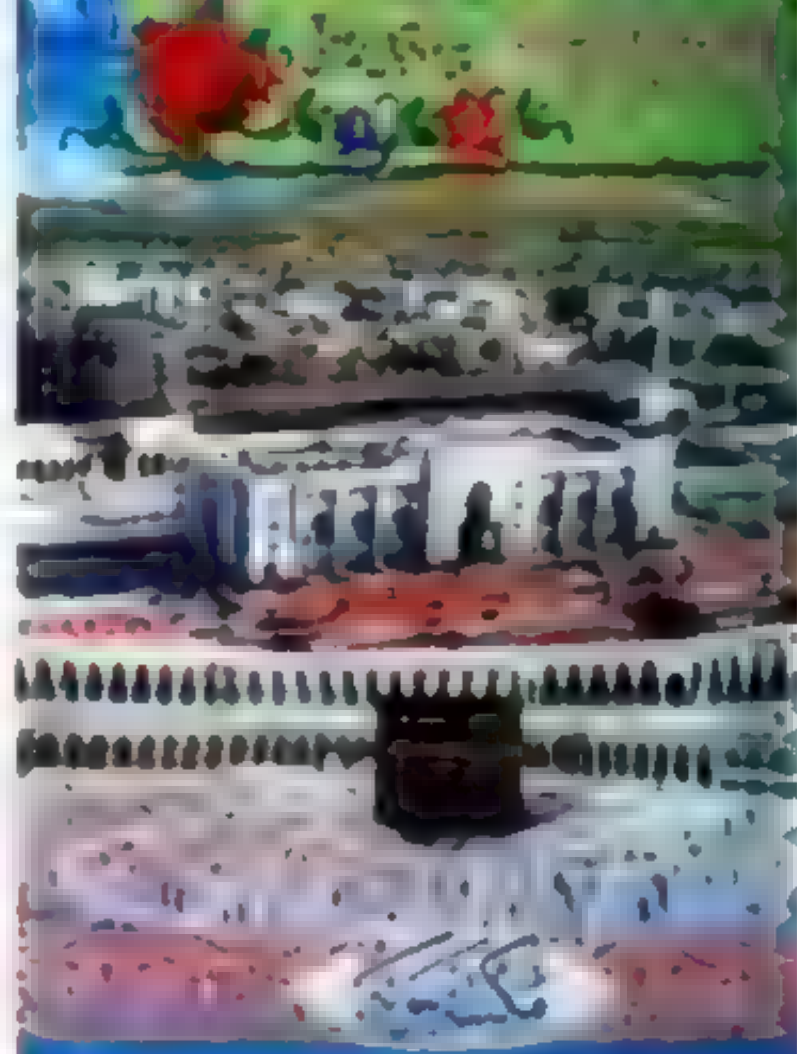
مُصَنَّف

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی

اکبر پبلشرز

پتہ: ۷۲۵۱۲۲۲ لاہور

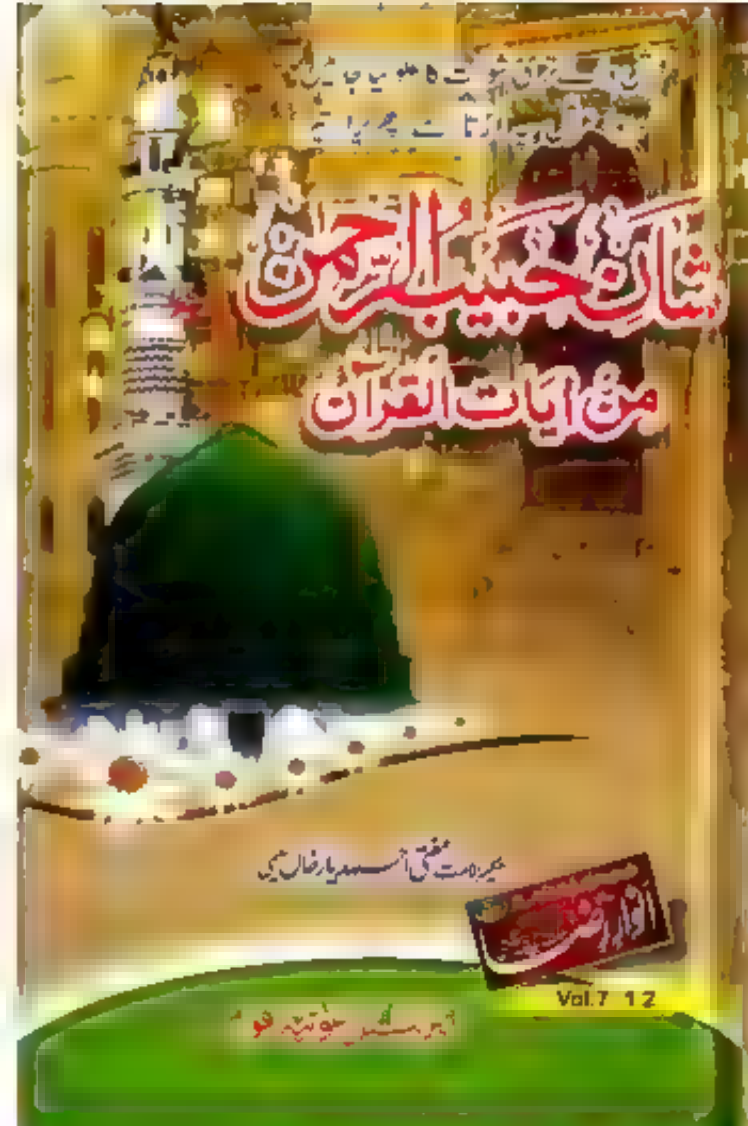
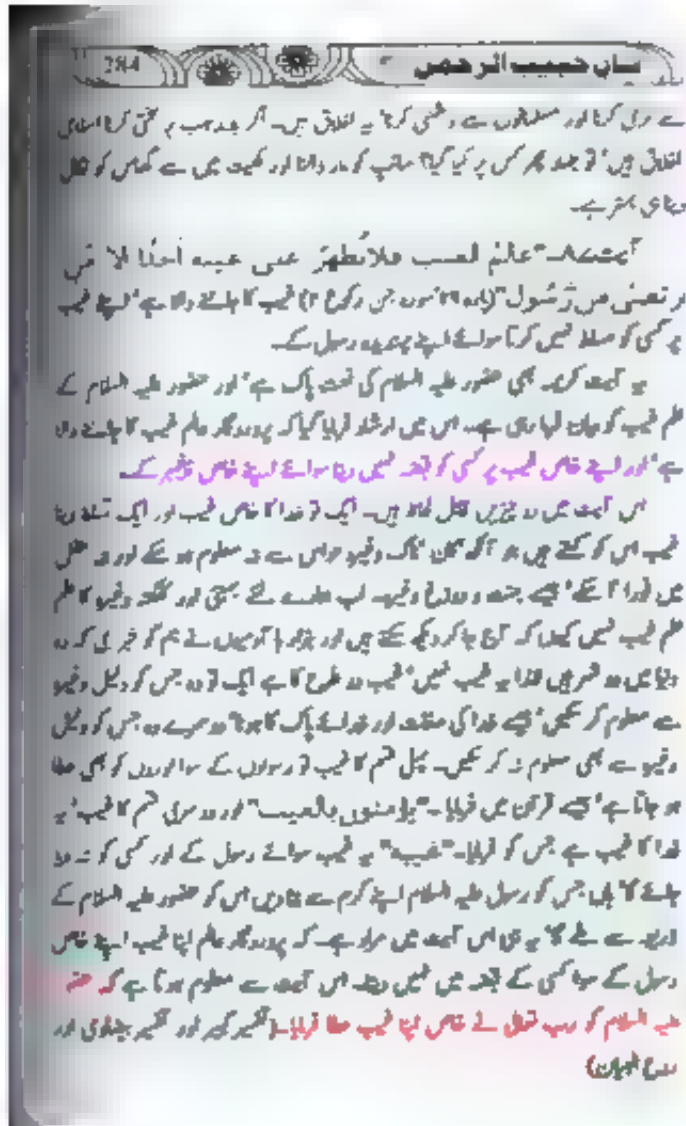
الدولة المملوكية
بالمناذرة الغينية

[illegible]

۱۔ صحت و بیماری کے درمیان فرق کیا ہے؟
 ۲۔ صحت و بیماری کے درمیان فرق کیا ہے؟
 ۳۔ صحت و بیماری کے درمیان فرق کیا ہے؟
 ۴۔ صحت و بیماری کے درمیان فرق کیا ہے؟
 ۵۔ صحت و بیماری کے درمیان فرق کیا ہے؟

[illegible]

وہ جسے رسول پر ایمان آئے وہی کہہ دل سے آئے کہ وہ
 آئے وہی کہہ دل سے آئے کہ وہ
 آئے وہی کہہ دل سے آئے کہ وہ



اللہ تعالیٰ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم میں برابری کا عقیدہ

284

صاب حبیب الرحمن

سے رہی کرنا اور مسلمانوں سے دشمنی کرنا یہ اطلاق ہے۔ اگر بد مذہب مسمیٰ کرنا اسلامی اطلاق ہے تو بد مذہب مسمیٰ پر کیا کیا مذہب کو بد مذہب اور کھیت میں سے کھاس کو کھال دیکھنا ہوتا ہے۔

آیت ۸۔ "عالم لعیب ولا یظہر غلی غیب آحاداً الا من ارخص من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جن وکفر ۱۲" غیب کا کھانے والا ہے اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرنا سوائے اپنے پیغمبر و رسول کے۔

یہ آیت کریمہ بھی حضور علیہ السلام کی نسبت پاک ہے۔ اور حضور علیہ السلام کے علم غیب کو بیان کیا ہے۔ اس میں ارشاد فرمایا گیا کہ ہر مذہب عالم غیب کا کھانے والا ہے اور اپنے خاص غیب پر کسی کو جبر نہیں دے سکتا۔ اپنے خاص غیب کے۔

اس آیت میں دو چیزیں قابل غور ہیں۔ ایک تو خدا کا خاص غیب اور ایک تعداد کا غیب اس کو کہتے ہیں۔ اگر کھانے والے مذہب و مذہبوں سے وہ مسلمان ہو سکے تو وہ حق میں خدا کا کھانے والا ہے۔ جسے وہ دوزخ و جہنم میں لے جائے گا۔ جسے وہ جہنم و جہنم کا علم غیب نہیں کہیں کہ آج جا کر دیکھ سکتے ہیں اور جہنم کو میں نے ہم کو خبر دی کہ وہ دوزخ میں دو قسمیں ہیں۔ غیب میں غیب کا علم غیب کا ہے ایک تو وہ جس کو دلیل دین سے معلوم کر سکیں۔ جیسے خدا کی مشقت اور خدا کی پاک کا ہونا وہ سب وہ جس کو دلیل دین سے بھی معلوم نہ کر سکیں۔ پہلی قسم کا غیب تو رسولوں کے سامانوں کو بھی عطا ہو جاتا ہے۔ جیسے قرآن میں فرمایا۔ "یؤمنون بالغیب" اور دوسری قسم کا غیب یہ خدا کا غیب ہے جس کو کہیں۔ "غیبہ" یہ غیب سوائے رسول کے اور کسی کو نہ عطا ہوتا ہے۔ جس کو رسول علیہ السلام اپنے کرم سے عطا کریں اس کو حضور علیہ السلام کے ذریعہ سے ملے گا۔ یہ وہی اس آیت میں مذکور ہے۔ کہ ہر مذہب عالم اپنا غیب اپنے خاص رسول کے سامنے کے جبر میں نہیں دے سکتا۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور علیہ السلام کو سب عقل نے خاص اپنا غیب عطا فرمایا۔ فقیر کبر اور فقیر بھلائی اور

مدح و ثناء

مشائخ حبيب الرحمن

مع آیات القرآن

عبدالست مفتی محمد رفیع

Vol 7 1,2

انور شمس

انور شمس

سے نرمی کرنا اور مسلمانوں سے دشمنی کرنا یہ تضاد ہیں۔ اگر جنت مہب پر سختی کرنا اسلامی تضاد ہیں تو جملہ مہر کس پر کیا گیا؟ سب کو مار ڈالنا اور کھیت میں سے گھاس کو نکال دینا ہی بہتر ہے۔

آیت ۸۔ "عَالَمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهَرُ عَلَى غَيْبِهِ أَحَدًا إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِنْ رَسُولٍ" (یہ ۲۹ سورہ جن رکوع ۲) غیب کا جاننے والا ہے اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسول کے۔

یہ اہمیت کریمہ بھی حضور علیہ السلام کی نعت پاک ہے۔ 'نور حضور علیہ السلام کے
عظم فیہ کو بیان فرمادی ہے۔ اس میں ارشاد فرمایا گیا کہ پھر درکار عالم فیہ کا جاننے والا
ہے 'نور اپنے خاص فیہ پر کسی کو قبضہ نہیں دیتا سوائے اپنے خاص پیغمبر کے۔

اس آیت میں دو چیزیں قتل لفظ ہیں۔ ایک تو خدا کا خاص فیہ اور ایک تعلق
فیہ اس کو کہتے ہیں اور آگے مکن 'ناک' و فیہ حواس سے نہ معلوم ہو سکے اور نہ اصل
میں فوراً آئے۔ جیسے جنت و دوزخ و فیہ۔ لب اہلے لئے بھٹی اور کشت و فیہ کا طم
طم فیہ نہیں کہیں کہ آج جا کر دیکھ سکتے ہیں اور بزار ہا آدمیوں نے ہم کو خبر دی کہ وہ
دنیا میں وہ قبر ہیں لہذا یہ فیہ نہیں 'فیہ' دہ طم کا ہے ایک تو وہ جس کو دلیل و فیہ
سے معلوم کر سکیں 'جیسے خدا کی صفات اور خدا کے پاک کا ہونا دوسرے وہ جس کو دلیل
و فیہ سے بھی معلوم نہ کر سکیں۔ پہلی قسم کا فیہ تو رسولوں کے سوا اوروں کو بھی عطا
ہو جاتا ہے 'جیسے قرآن میں فرمایا۔ "یٰۤاٰمَنُوْنَ بِالْغِیْبِ" اور دوسری قسم کا فیہ 'یہ
خدا کا فیہ ہے جس کو فرمایا۔ "غِیْبِ" یہ فیہ سوائے رسول کے اور کسی کو نہ دیا
جائے گا' ہاں جس کو رسول علیہ السلام اپنے کرم سے عطا دیں اس کو حضور علیہ السلام کے
ذریعہ سے ملے گا' یہ ہی اس آیت میں مراد ہے۔ کہ پھر وہ مگر عالم اپنا فیہ اپنے خاص
رسول کے سوا کسی کے قبضہ میں نہیں رہتا اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور
علیہ السلام کو رب تعالیٰ نے خاص اپنا فیہ عطا فرمایا۔ (تفسیر کبیر اور تفسیر جیلوی اور
معراج النبیین)

فرشِ دولت کے تری شوکت کا علو کیا جائے
خسروا عرش پہ اڑتا ہے پھر برا تیرا

شأنِ حبیب الرحمنؐ من آیات القرآن

عظیم الامت مفتی احمد یار خاں نمبر



Vol. 7: 1, 2

انٹرنیشنل عبوشیخ فورم

تفسیر المذبح علیہ میں کیا بیت کے ساتھ ہے۔

صَلَاةٌ لَا يَمْلِكُ الْقُصْبُ بِهَا دِينِي إِلَّا الْمَعَاذُ
بِالْمَعْنِيَةِ أَذْهَبَ الْقُصْبُ

تفسير ذلك في آيات الحب مائة
بقدر حب ودين ولا أطع عليه مخلوق

ہمارے لیے، جسے تو حیدر سے معلوم ہوا کہ ان کی،

پیشہ مندرجہ ذیل نوٹس دیے ہیں۔ آپ کوئی اضافہ کر سکتے ہیں۔

کے لیے اس نایت کے کچھ اگے سے۔

جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سر طیب روح محفوظ قرآن پر

مَنَادِي إمام مَدِي مَنَادِي قَوَائِدُ الْإِسْلَامِ

مَوْلَى الْقَوْمِ وَأَشَدُّ دَلِيلِكَ مِمَّا أَشَدُّ

فَمَا عَلِيمٌ بِمَا يَفْعَلُونَ

وَلَقَدْ اسْتَفْضَلْنَا مَا قَالُوا الْحَقُّ مِنَّا وَالْغُرَبَاءُ

انوار کتب و رسائل

امام کاظم علیہ السلام کی حدیث میں مذکور ہے کہ:

ما لا يبرأ من الدين إلا بالدين

مجلسه سیمینار در روز شنبه ۱۳۸۸/۱۰/۲۵

شع شعاع خفاہی ہر سے ہوا ادا فی

أُرْسِلَتْ إِلَى أَنْ تَزِيدَ الْفَيْتَ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ لِمَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَهُ السُّلْطَانُ يُدْعَى الْمَلِكُ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ لِمَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَهُ السُّلْطَانُ يُدْعَى الْمَلِكُ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ لِمَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَهُ السُّلْطَانُ يُدْعَى الْمَلِكُ الْحَيُّ الْقَيُّومُ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا هَذِهِ السُّبُلَ الَّتِي تَقْعُدُونَ بِهَا بِأَنفُسِكُمْ وَلَئِنْ لَمْ تَنْتَهِزُوا عَنْ هَذِهِ السُّبُلِ فَسَوْفَ تُنقَضُوا عَنْهَا إِنَّكُمْ تَعْمَلُونَ فِيهَا عُتُوثًا

اگر امرِ ناسبت کے یہ مطلب نہ لے جاویں تو مخالف

۱۲۔ جو کہ مختصر ہو کہ طور پر ہو جائے

ماہر اور طے ہوا کہ اگر آٹھ مہینے بعد مٹا دیا جائے گا۔

حسب ہمتی و سلاہ مرگھکی علق

گو اس میرے مظلوم بندے کا گناہ ہے۔

طالعوت میں جو طالعہ "عظائی" ہے وہ غیب میں نہیں ملتا

یہی مدعا ہے کہ آغا خان امیرِ عیسائیوں کے لیے ہیں۔

يَسْبِي فِي الْأَنْعَامِ وَلَوْلَا الْعُقَدُ الْكَلْبِي لَكُنْ بِمِثْلِ

مستوفی ہے۔

اُمیت نہ تھوڑی ہو، فی الثموت و غیرہ کے کیا معنی

ہیں۔ رہا لاٹکے حضور علیہ السلامؐ کی جہاں جاتا

میں جواباً اس کے کہتے ہیں۔ جس کو جب مستقل

طریقہ پر ذیل کوئی نصیحتیں جیسا کہ ممکن ہے جو بہت اہم ہیں

پس مذہب کئے بنا جسے مال کے جوئے نہ کہ اللہ سے ملا

4/11/19

عملی اس بات کے باعث بن چکا کہ اس کا اہم

نہی لے کر چھوڑ دی یہی غلطی ہے لیکن سچے سچے

[illegible]

یہ تمام باتیں یاد رکھ کر اس بات پر عمل کریں کہ

فہم و ہمہ اس طرح کے دیگر امور کا تعلیم دے گا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

ہیں کہ نئی طلباء سے کہہ کر کہ وہ بھی بعض چیزوں کا علم

100

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

جس بات میں غی سے رہا فی عطف علم کا عقیدہ (۔) می کا عقیدہ

تفسیر المودج جلیل میں اسی آیت کے ماتحت ہے۔

اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ بغیر دلیل یا بغیر ثبوت
یا سارے غیب خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

غیب وہ ہے جس پر کوئی دلیل نہ ہو اور کسی مخلوق
کو اس پر مطلع نہ کیا گیا ہو۔

مَعْنَاهُ لَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ أَوْ
يَلَا تَعْلِيمِهِ أَوْ جَمِيعِ الْغَيْبِ -

تفسیر مدارک یہی آیت قال الغیب ما لم
يَقُمْ عَلَيْهِ دَلِيلٌ وَلَا أُطْلِعَ عَلَيْهِ مَخْلُوقٌ

مدارک کی اس توجیہ سے معلوم ہوا کہ ان کی اصطلاح میں جو علم عطائی سورہ غیب ہی میں کہا گیا
غیب صرف ذاتی کو کہتے ہیں۔ اب کوئی اشکال ہی نہیں رہا۔ جن آیات میں غیب کی نفی ہے وہ علم ذاتی
کی ہے، اس آیت کے کچھ آگے ہے۔ مَا مِنْ عَائِشٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا فِي كِتَابٍ مِّبْنٍ
جس سے معلوم ہوا کہ ہر غیب لوح محفوظ یا قرآن میں محفوظ ہے۔

آیت لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَغَيْرِهَا
میں۔ حالانکہ حضور علیہ السلام آئندہ کی باتیں جانتے
ہیں جو اب اس کے معنی یہ ہیں کہ غیب کو مستقل
طور پر ذاتی کوئی نہیں جانتا لیکن معجزات اور کرامات
پس یہ رب کے بتائے ہوئے ذکر بالا استقلال

قَادِي امام نوری مَا مَعْنَى قَوْلِ اللَّهِ لَا يَعْلَمُ
مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَأَشْبَاهَ ذَلِكَ مَعَ أَنَّهُ
قَدْ عَلِمَ مَا فِي غَيْدِ الْجَوَابِ مَعْنَاهُ لَا يَعْلَمُ
ذَلِكَ إِسْتِقْلَالًا وَأَمَّا الْمُعْجَزَاتُ وَالْكَرَامَاتُ
فَحَصَلَتْ بِإِعْلَانِ اللَّهِ لَا إِسْتِقْلَالًا -

امام ابن حجر کی فتاویٰ حدیث میں فرماتے ہیں۔

ہم نے اس آیت کے بارے میں جو کچھ کہا اسکی امام
نوری نے اپنے فتاویٰ میں تصریح کی ہے انہوں نے
کہا کہ غیب مستقل طور پر سارے معلومات لیکر کوئی نہیں جانتا
یہ کلام ان آیات کے خلاف نہیں جن سے معلوم
ہوتا ہے کہ غیب خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا کیونکہ
نفی بے واسطہ علم کی ہے لیکن شد کی تعلیم سے
جانتا یہ ثابت ہے۔

مَا ذَكَرْنَا فِي الْآيَةِ صَوْرَةَ التَّوْحِيدِ
فِي مَنَادَاهُ فَقَالَ لَا يَعْلَمُ ذَلِكَ إِسْتِقْلَالًا
وَعِلْمُهُ إِحَاطَةٌ بِكُلِّ الْمَعْلُومَاتِ -

شرح شفاء خواجی میں ہے هَذَا الْإِنشَاءُ فِي
الْآيَةِ الدَّالَّةِ عَلَى أَنَّهُ لَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ
إِلَّا اللَّهُ فَإِنَّ النَّفْيَ عِلْمًا مِنْ غَيْرِ إِسْطِهَاءِ أَمَّا
إِطْلَاعُهُ عَلَيْهِ بِإِعْلَانِ اللَّهِ فَأَمْرٌ مُتَعَقِّقٌ -

اگر اس آیت کے یہ مطلب نہ مانے جاویں تو مخالفین کے بھی خلاف ہے کیونکہ وہ بھی بعض غیبوں کا علم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حیاتِ محکم

حکیم کرامت بیگم احمد یار خان نعیمی

نعیمی کتب خانہ گجرات

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور

اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ کے علم میں برابری کا عقیدہ

”استغفر الله لکم کما یا جبرئیل من جہنم فکفوا ما لکم من فضل تم یریدون“

یہاں تاہم باتوں کا علم خدا فرماتے کہ اللہ عزوجل نے اپنے حبیب علیہ السلام سے
وہ کلمات نکالتے دھاریں میں شمار کیا اور فرماتے کہ "وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ الْكِتَابَ
" بیشک تجھ پر ہماری کتاب ہے علم والا ہے " اور فرماتے کہ "وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ
" یقیناً " تو خدا پر ہم پر صلوٰۃ والسلام کو ایک علم والے انسان کے حق میں صلوٰۃ والسلام
کی نشاندہی دی " اور فرماتے کہ "وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ مِنْ لَدُنَّا عَلَمًا" ہم نے تجھ کو اپنے
پاس سے ایک علم سکھایا "۔ اور آیات "ہیں میں اللہ تعالیٰ نے علم کو کلمات انبیاء علیہم الصلوٰۃ
والسلام کا حصہ میں کیا۔ اب یہ ایک اہل شیعہ قول کا نام ہے کہ بخدا و پروردگار میں ایک مطلق علم
حس کا جو حق پرانے کو خدا اور میں ظاہر ہے اور دیکھنے کے اس بارگاہ سے جسے علی اللہ تعالیٰ علیہ
سلم کی تعریف کے ہر کلام اللہ عزوجل کا ذکر ہے میں نے جو کلمات کے قابل ذکر ہو کر ذکر کر دیا
ہے کہ وہ اب (میں) علی علیہ السلام پر صلوٰۃ والسلام اور دیگر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی ذات کے
پر علم کا اطلاق کیا گیا ہے جو خدا عزوجل پر نور یافتہ علم ہے اس لیے کہ اس علم سے نور و انصاف
علم ہے ایک مطلق نور و انصاف علم جو اس میں حضور اور دیگر باری کی کیا شخصیت ہے یا
علم تو نور و نور و نور ہے جس میں وہ علم کے سبب جو ان کی ذات میں حاصل ہے کیونکہ ہر شخص
کو کسی کو کسی بات کا علم ہو سکے تو یہ ہے کہ سب کو عالم کہا جاسکتا ہے۔ پھر اگر خدا اس کا تمام
کرے کہ اس میں سب کو عالم کہیں گا تو ہر علم کو خدا کلمات نبویہ شمار کریں گی یا وہ ہے جس
اور میں میں سکھائی کی بھی انصافیت و جو کلمات نبوت سے کب ہو سکتا ہے اور اگر
نورم کیا ہے تو یہی وجہ یہی ہے جو حق بیان کیا لازم ہے اور اگر تمام علوم مراد ہیں
اس طرح کہ اس کی ایک فروعی شمار کیا ہے کہ تو اس کا بطلان میں نقل و نقل سے ثابت ہے
نقشہ

پس ثابت ہو کہ خدا کے دوسرے قول اس کی اسی دلیل سے باطل ہیں جس نے تو ان کو
مگر اس جگہ سے فقط محمد رسول اللہ علیہ السلام کی گواہی مذکور کی کہ وہ اپنے خدا

جلو : چاند کا سورۃ یوسف کلمہ پہلے ۱۹ سورۃ التوبہ کلمہ پہلے ۲۰ سورۃ الصافات
چند مرتبہ پڑھ کر دعا کرو۔

خود عالم مجتہد سید الطہرین مکی نے اپنے علم و سلم کے بارے میں کیا ایمان لکھنا چاہیے قرآن و حدیث کی روشنی میں

تہذیبِ ایمان

آل حضرت امام اہل سنت محمد بن شاد احمد ضابطی
قدس سرہ اللہ

"اے نبی! اللہ نے تم کو سکھایا جو تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا فضل تم پر بڑا ہے" یہاں نامعلوم باتوں کا علم عطا فرمائے گا اللہ عزوجل نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کمالات و مدائح میں شمار فرمایا اور فرماتا ہے "وَإِنَّهُ لَكُنُوزٌ عَلَیْهِمَا عَلَّمْنَاهُ" "میشکد یعقوب ہمارے سکھائے سے علم والا ہے" اور فرماتا ہے "وَبَشِّرُوهُ بِعِلْمٍ عَلَیْهِم" "خبر دے کہ انہیں علم علیہم علیہم الصلوٰۃ والسلام کی بشارت دی" وہ فرماتا ہے "وَعَلَّمْنَاهُ مِنْ لَدُنَّا عَلَّمْنَا" "ہم نے حضرت کو اپنے پاس سے ایک علم سکھایا" وغیرہ آیات، جن میں اللہ تعالیٰ نے علم کو کمالات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا شمار میں کیا۔ اب زید کی جگہ اللہ عزوجل کا نام پاک لیتے ہیں اور علم غیب کی جگہ مطلق علم، جس کا ہر سوچ پاسے کو ملتا اور بھی ظاہر ہے اور دیکھئے کہ اس بدگوئے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تقریر کس طرح کلام اللہ عزوجل کا رد کر رہی ہے یعنی یہ بدگو خدا کے مقابل کھڑا ہو کر رہا ہے کہ آپ (یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام) کی ذات مقدسہ پر علم کا اطلاق کیا جاتا، اگر قبول خدا صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس علم سے مراد بعض علم ہے یا کل علوم اگر بعض علوم مراد ہیں تو اس میں حضور اور دیگر انبیاء کی کیا تخصیص ہے ایسا علم تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی بات کا علم ہوتا ہے تو چاہئے کہ سب کو عالم کہا جائے، پھر اگر خدا اس کا التزام کرے کہ ہاں میں سب کو عالم کہوں گا تو پھر علم کو مفید کمالات نبویہ شمار کیوں کیا جاتا ہے جس امر میں مومن بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو وہ کمالات نبوت سے کب ہو سکتا ہے اور اگر التزام نہ کیا جائے تو نبی اور غیر نبی میں وجہ فرق بیان کرنا لازم ہے، اور اگر تمام علوم مراد ہیں، اس طرح کہ اس کی ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا بطلان دلیل نقلی و عقلی سے ثابت ہے۔

پس ثابت ہو کہ خدا کے وہ سب، قال اس کی اسی دلیل سے باطل ہیں مسلمانوں! دیکھا کہ اس بدگو نے فقط محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو گالی نہ دی بلکہ ان کے رب جل جلالہ

اللہ ویکبر ج ۲ سورہ بقرہ ص ۲۱۷
اللہ ویکبر ج ۱۹ سورہ النحل ص ۱۰
اللہ ویکبر ج ۱۲ سورہ النحل ص ۱۰

حضورِ عالمِ محبوبِ ربِّ العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے
میں کیا ایمان رکھنا چاہیے؟ قرآن و حدیث کی روشنی میں

تہدِ ایمان

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا بریلوی
قدس سرہ العزیز

علماء دیوبند کا یہ دعویٰ نیا نہیں بلکہ احمد رضا خان کے زمانے کا ہے
بریلوی اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو برابر مانتے ہیں

حصہ اول

۲۳

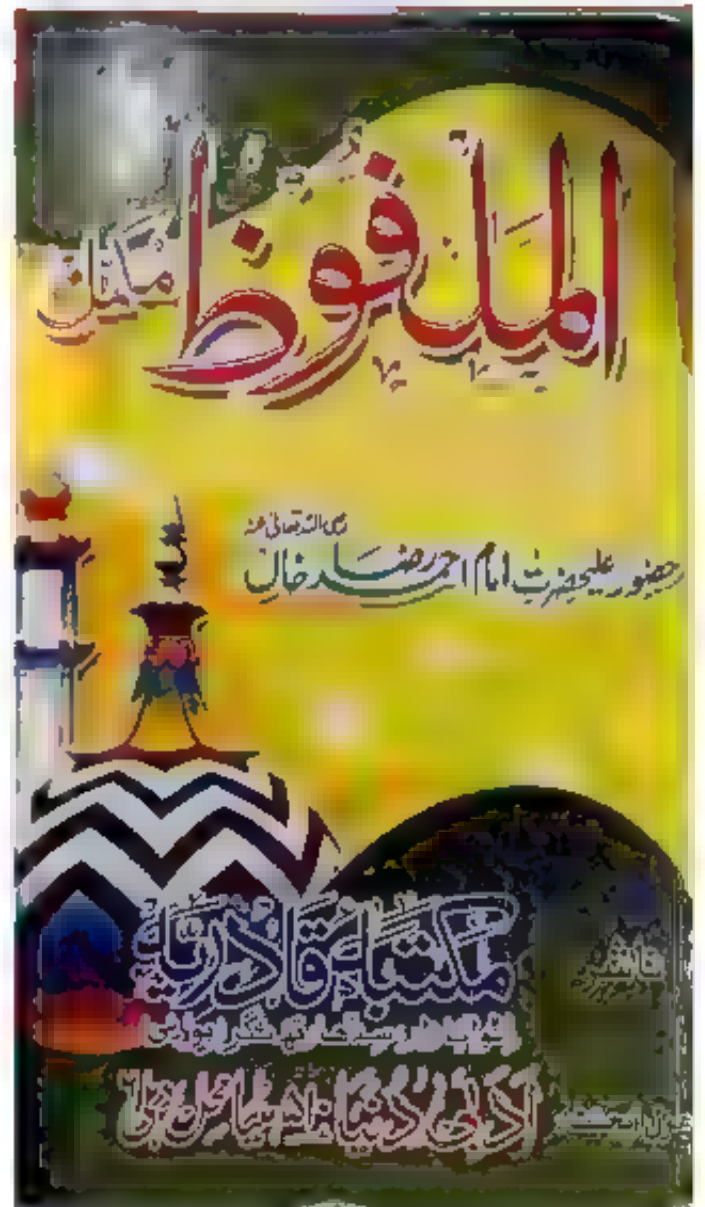
اصول

عرض: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام اقدس کیا ہے۔
ارشاد: حضور کا علم ذات دو ہیں۔ کتب سابقہ میں احمد ہے اور قرآن عظیم میں محمد ہے۔
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضور کے اسمائے صفات بے گنتی ہیں، علامہ احمد خلیفہ قسطلانی
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پانچ سو جمع فرمائے۔ میرت شامی بھی تین سو اور اضافہ کیے اور میرا
نے چھ سو اور ملائے گل چودھ سو سوئے اور حضور کے اسماء ہر طبقہ میں مختلف ہیں اور ہر جنس
میں جدا گانہ ہیں، اور یا میں اور نام ہیں پہاڑوں میں انور۔
عرض: یہ کثرت اسماء کثرت صفات پر دلالت کرتی ہے۔
ارشاد: ہاں۔

عرض: ہر طبقہ اور ہر جنس میں جدا جدا نام ہونا اس لیے کہ ہر جگہ حضور کی ایک خاص جگہ
ہے جس جگہ حسِ شفقت کا ظہور ہے اسی کے مناسب نام بھی ہے۔
ارشاد: یہ بھی ہے (اس کے بعد یہاں فرمایا) انجیل شریف کی بہت سی آیات ہیں جو
حضور کے اوصاف بیان کر رہی ہیں اگرچہ ساری بے بہت تریف کی ہے اور پٹی چلتی وہ
کل آیتیں جو حضور کے اوصاف میں تھیں نکال ڈیں مگر جس مرقہ اللہ تعالیٰ پر اکنا چاہے
اس کو کون ناقص کر سکتا ہے بہت سے آیتیں اب بھی رہ گئیں، مگر انہیں سوچتی نہیں، جلی حد ا
القیاس تو رات و روز میں۔

مؤلف: ایک صاحب شاہجہاں پور سے حاضر عدت ہوئے انھوں نے عرض کی
میں نے سنا ہے کہ بعض دعوے مندوں کی کتابوں میں بھی دیکھا ہے کہ حضور صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے علم شریف کو جب اللہ تعالیٰ کے علم کریم کے بعد فرماتے ہیں مگر چونکہ یہ
بات سمجھ میں نہیں آتی اس لیے میں نے چاہا کہ حضور کا شرف و مناقب حاصل کر کے
عرض کروں اور جو کچھ حضرت کا اس بارے میں خیال ہو دریافت کروں۔

ارشاد: اس کا بعد قرآن عظیم میں فرمایا "فَسَجِّلْ لَفَنَةً اللَّهُ عَلَى الْكَذِبِينَ" جو
میرے عقائد ہیں دو میری کتابوں میں لکھے ہیں وہ کتابیں چھپ کر شائع ہو چکی ہیں کہیں



اسلوب ۳۵ حصہ اول

اس کا کچھ نام و نشان ہو تو کوئی دکھا دے۔ ہم اہل سنت کا مسئلہ علم غیب میں یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو علم غیب (۱) عنایت فرمایا رب عزوجل فرماتا ہے۔ ”وَمَا لَهُوَ غَلِي الْقَيْسِ بِضَيْحٍ“ یہ نئی غیب کے بتانے میں بخیل نہیں، تفسیر معالم و تفسیر خازن میں ہے یعنی حضور کو علم غیب آتا ہے وہ ہمیں بھی تعلیم فرماتے ہیں، اور وہابیہ دیوبندیوں کا یہ خیال ہے کہ کسی غیب کا علم حضور کو نہیں۔ اپنے خاتمہ (۲) کا بھی علم نہیں دیوار کے پیچھے کی بھی خبر نہیں بلکہ حضور کے لیے علم غیب کا ماننا شرک ہے اور شیطان کی وسعت علم نص سے ثابت ہے اور اللہ کے دیے بھی حضور کو علم غیب حاصل نہیں ہو سکتا۔ برابری تو درکنار میں نے اپنی کتابوں میں تصریح کر دی ہے کہ اگر تمام ادیین و آخرین کا علم جمع کیا جائے تو اس علم کو علم الہی سے وہ نسبت ہرگز نہیں ہو سکتی جو ایک قطرہ کے کرڈڑوں حصہ کو کرڈڑ سمندر سے ہے، کہ یہ نسبت متناہی کی متناہی کے ساتھ ہے، اور وہ غیر متناہی، متناہی کو غیر متناہی سے کیا نسبت ہو سکتی ہے۔

عرض:- صدقہ کا جانور بلا ذبح کیے کسی مصرف صدقہ کو دے دیا جائے تو جائز ہے یا نہیں؟ ارشاد:- اگر صدقہ واجبہ ہے اور وجوب خاص ذبح کا ہے تو بے ذبح ادا نہ ہوگا مگر اس حالت میں کہ ذبح کے لیے وقت معین تھا جیسے قربانی کے لیے ذی الحجہ کی دسویں، گیارہویں بارہویں اور وہ وقت نکل گیا تو اب زندہ تصدق کیا جائے گا۔

عرض:- عقیقہ کا گوشت بچہ کے ماں، باپ، نانا، نانی، دادا، دادی، ماموں، چچا وغیرہ (۱) قرآن کریم کی بکثرت آیات کریمہ خل و علمک ما لم یکن تعلم و کان فضل اللہ علیک عظیماً۔ اور بہت احادیث شریفہ مثلاً لعلی لی کل شیء و حرلت نیز کثیر اقوال ائمہ سے آداب نصف الشہار کی طرح روشن ہے کہ حضور کو علم غیب عنایت ہوا۔ تحصیل کے لیے خالص الاعتقاد، انباء المصطفیٰ، المدونہ المکیہ، ماہی الحبیب وغیرہ مسائل شریفہ امام اہل سنت مجدد المذاہب امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے دلائل و احوال السنان و قصیدہ سہار کہلاستند اذلی اجبال الارضہ اوملاحظہ ہوں ۱۸ مؤلف غفرلہ۔

(۲) حضور کو محال اللہ اپنے خاتمہ کا بھی علم نہیں اور دیوار کے پیچھے کی بھی خبر نہیں، اور حضور کے لیے علم غیب ماننا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے اور شیطان کا علم وسیع ہے اپنے خاتمہ کا علم نہ ہونا دلی کے ایک دہائی نے کہا تھا باقی سب کفریات براہین قاطعہ میں ہیں ۱۲۔

عرض :- حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام اقدس کیا ہے۔

ارشاد :- حضور کا علم ذات دو ہیں۔ کتب سابقہ میں احمد ہے اور قرآن عظیم میں محمد ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضور کے اسمائے صفات بے گنتی ہیں، علامہ احمد خطیب قسطلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پانچ سو جمع فرمائے۔ سیرت شامی میں تین سو اور اضافہ کیے اور میں نے چھ سو اور ملائے کل چودہ سو ہوئے اور حضور کے اسماء ہر طبقہ میں مختلف ہیں اور ہر جنس میں جدا گانہ ہیں، دریا میں اور نام ہیں پہاڑوں میں اور۔

عرض :- یہ کثرت اسماء کثرت صفات پر دلالت کرتی ہے۔

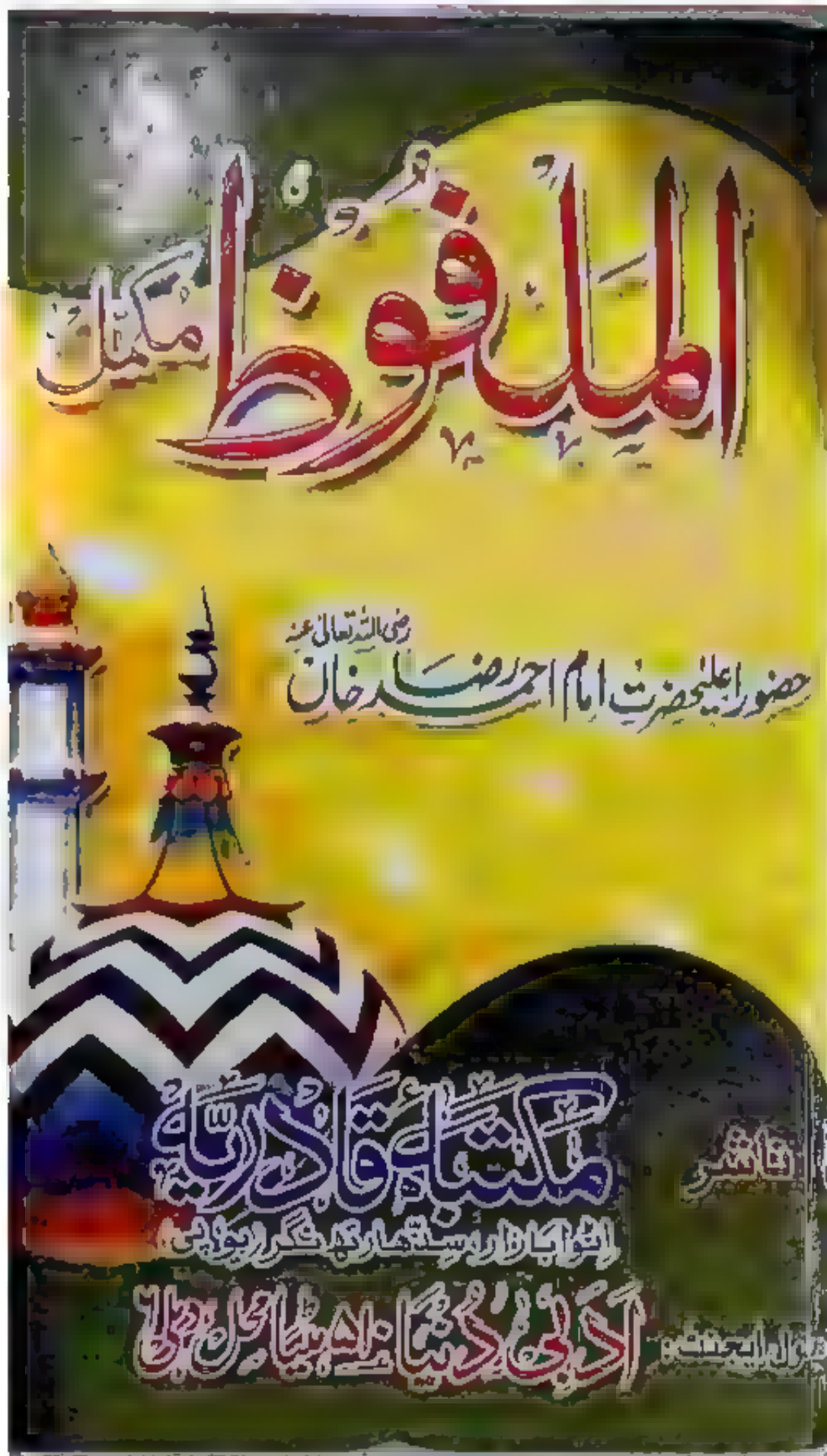
ارشاد :- ہاں۔

عرض :- ہر طبقہ اور ہر جنس میں جدا جدا نام ہونا اس لیے کہ ہر جگہ حضور کی ایک خاص جگہ ہے جس جگہ جس صفت کا ظہور ہے اسی کے مناسب نام بھی ہے۔

ارشاد :- یہ بھی ہے (اس کے بعد بیان فرمایا) انجیل شریف کی بہت سی آیات ہیں جو حضور کے اوصاف بیان کر رہی ہیں اگر چہ نصاریٰ نے بہت تحریف کی ہے اور اپنی چلتی وہ کل آیتیں جو حضور کے اوصاف میں تھیں نکال ڈالیں مگر جس امر کو اللہ تعالیٰ پورا کرنا چاہے اس کو کون ناقص کر سکتا ہے بہت سے آیتیں اب بھی رہ گئیں، مگر انہیں سو جہتی نہیں، علیٰ ہذا القیاس تو رات و زبور میں۔

مؤلف :- ایک صاحب شاہجہاں پور سے حاضر خدمت ہوئے انھوں نے عرض کی میں نے سنا ہے اور بعض دیوبندیوں کی کتابوں میں بھی دیکھا ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم شریف کو جناب اللہ تعالیٰ کے علم کریم کے برابر فرماتے ہیں مگر چونکہ یہ بات سمجھ میں نہیں آتی اس لیے میں نے چاہا کہ حضور کا شرف ملاقات حاصل کر کے اسے عرض کروں اور جو کچھ حضرت کا اس بارے میں خیال ہو دریافت کروں۔

ارشاد :- اس کا فیصلہ قرآن عظیم میں فرمایا "فَنَجْعَلُ لُغَةً لِّلّٰهِ عَلٰی الْکَلِمٰتِ" جو میرے عقائد ہیں وہ میری کتابوں میں لکھے ہیں وہ کتابیں چھپ کر شائع ہو چکی ہیں کہیں



Click

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

وَلَقَدْ خَلَقْنَاكَ وَكَرَّمْنَاكَ مَا هُوَ سِوَاكَ
ہر باہ ہے ترا ذکر ہے اویس تیرا

الحمد للہ کہ کتاب لا جواب نافع شیخ وشاب فید مائل موقوف خاں

جاء الحق وزهق الباطل

فیصلہ مسائل

(جلد اول)

اضافات جدیدہ و تفسیر عجیبہ کے ساتھ
جس میں موجودہ زمانہ کے تمام مختلف فیہ مسائل کا نہایت متفقانہ حل فیصلہ کر دیا گیا ہے

حضرت حکیم الامت مولانا مفتی ابوالحسن اسماعیل خان صاحب المدظلہ باری تعالیٰ
سرپرست دارالافتاء دارالعلوم دیوبند پاکستان

بہار ہمار

مولانا احمد خان صاحب مدظلہ میاں

ناشر مفتی اقتدار احمد خان مالک نعیمی کتب خانہ گجرات

تفسیر الحق علی اس آیت کے ماحول ہے۔

مَنْ خَلَقَ لَا يَخْلُقُ الْغَيْبَ لَا يَخْلُقُ إِلَّا مَا شَاءَ	اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ غیر معلوم یا نامعلوم
لَا يَخْلُقُ إِلَّا مَا شَاءَ	یا ماحول غیب خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا۔
تفسیر ہذا کہ یہ آیت قاطعیت ماحول	غیب ہے جس پر کوئی دلیل نہ ہو نہ کسی مخلوق
لَا يَخْلُقُ إِلَّا مَا شَاءَ	کو اس پر مطلق نہ کیا گیا ہے۔

ہر کہ اس تو حیرت انگیز ماحول پر مطلق طور پر غیب ہی نہیں کہا جاتا
غیب صرف ذرا کر کہتے ہیں۔ اب کوئی شکل ہی نہیں رہا۔ جس آیت میں غیب کی نفی ہے وہ علم ذاتی
کی ہے اس آیت کے کچھ آگے ہے۔ ماحول قاطعیت فی الاشیاء و قاطعیت فی الاشياء الا فی کل شیء بین
جس سے معلوم ہوا کہ غیب روح معنوی یا قرآن میں موقوف ہے۔

قَدْ عَلِمْنَا مَا فِي قُلُوبِهِمْ مَا نَعْلَمُ إِلَّا مَا شَاءَ	آیت لا یخْلُقُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَفِي الْأَرْضِ
قَدْ عَلِمْنَا مَا فِي قُلُوبِهِمْ مَا نَعْلَمُ إِلَّا مَا شَاءَ	جس میں۔ حالانکہ حضور علیہ السلام آئندہ کی باتیں جانتے
قَدْ عَلِمْنَا مَا فِي قُلُوبِهِمْ مَا نَعْلَمُ إِلَّا مَا شَاءَ	ہیں جو اب اس کے معنی یہ ہیں کہ غیب کے مستقل
قَدْ عَلِمْنَا مَا فِي قُلُوبِهِمْ مَا نَعْلَمُ إِلَّا مَا شَاءَ	طور پر ذاتی کوئی نہیں جانتا لیکن معرفت اور کائنات
قَدْ عَلِمْنَا مَا فِي قُلُوبِهِمْ مَا نَعْلَمُ إِلَّا مَا شَاءَ	پس یہ وہی ہے کہ بتائے مال ہر شے کہ باوجود

اہم ابن عربی فتاویٰ مدنیہ میں فرماتے ہیں۔

مَا ذَكَرْنَا فِي الْأَنْبِيَاءِ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَجَّهَ الْغُورِ	جہل اس آیت کے ہند میں جو کہ کہا اسکی اہم
فِي قُلُوبِهِمْ مَا نَعْلَمُ إِلَّا مَا شَاءَ	نہی ہے کہ قادی میں تصریح کی ہے انہوں نے
وَمَا يَخْلُقُ إِلَّا مَا شَاءَ	کہا کہ غیب مطلق طور پر اسے معلوم ہے کہ کوئی نہیں
وَمَا يَخْلُقُ إِلَّا مَا شَاءَ	یہ کلام ان آیات کے خلاف نہیں جس سے معلوم
وَمَا يَخْلُقُ إِلَّا مَا شَاءَ	ہوتا ہے کہ غیب خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ
وَمَا يَخْلُقُ إِلَّا مَا شَاءَ	حق ہے واسطہ علم کی ہے لیکن اللہ کی تعلیم سے
وَمَا يَخْلُقُ إِلَّا مَا شَاءَ	جانتا یہ ثابت ہے۔

اگر اس آیت کے یہ مطلب نہ ملے ہاں تو مخالفین کے بھی خلاف ہے کہ کوئی بھی بعض فیہوں کا علم

مثل سلیمان علیہ السلام کو تخت اور لڑائی کے لیے گھوڑے اور اونٹ، اور ہمارے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہیں پیدل چل کر لڑتے تھے۔ بہت ساری باتیں عرض حال ہے جس سے طول ہونے کا خیال ہے۔ تسلی بخش جواب باریک عنایت کیجئے اور وہ آیت مع ترجمہ جس سے کہ علم غیب معلوم ہوتا ہے اور حدیث شریف جس سے علم غیب پایا جاتا ہے اور وہ مثل حضرت عائشہ صدیقہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کی جو تہمت لگائی گئی تھی اگر علم غیب ہوتا تو آپ کو کیوں خبر نہ ہوئی۔

سوال سوم: اگر کسی عورت کا خاندان شراب پیتا ہے اور شراب پی کر عورت سے جماع کرے تو اس عورت کو کیا کرنا چاہیے؟
سوال چہارم: اگر کوئی ہندو کوئی چیز میرے پاس نقد یا سامان رکھ گیا تو اس کو نہ دینا چاہیے، جائز ہے یا ناجائز؟ یا کوئی چیز بھول گیا تو میں نے اس کو اٹھالیا تو دینا چاہیے یا نہیں؟ غرض ہندوئیں کا مال چوری دھوکا دے کر لینا جائز ہے یا نہیں؟
سوال پنجم: یہ جو مشہور ہے کہ عورت کو خواہش نفس مرد سے فوجے زیادہ ہے، اس کا پتہ شریعت سے چلتا ہے یا نہیں؟
سوال ششم: نگہداشتی میں کس کس وقت کیا جائے؟

سوال ہفتم: مولوی اثر فعلی تھانہ بھون والے کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

سوال ہفتم: وہ کون سی باتیں ہیں جن کی وجہ سے کتاب تقویۃ الایمان خراب ہے؟

الجواب:

جواب سوال اول:

رندہوں کا ناجائز شک حرام ہے، اولیائے کرام کے عرسوں میں یہ تہذیب جاہلوں نے یہ معصیت پھیلائی ہے۔
جواب سوال دوم: علم غیب ذاتی کہ اپنی ذات سے بے کسی کے دیئے ہوئے اللہ عزوجل کے لیے خاص ہے ان آجوں میں یہی معنی مراد ہیں کہ بے خدا کے دیئے کوئی نہیں جان سکتا اور اللہ کے بتائے سے انبیاء کو معلوم ہونا ضروریات دین سے ہے، قرآن مجید کی بہت آیتیں اس کے ثبوت میں ہیں، از انجملہ سورہ جن میں فرماتا ہے:

اللہ ہے غیب کا جاننے والا تو اپنے خاص غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ	”عَلِيمُ الْغَيْبِ فَلَا يُفْهِمُ عَلَى غَيْبِهِ أَحَدًا“ إِلَّا مَنِ ارْتَضَى مِنْ
---	---

فتاویٰ رضویہ

مع تخریج و ترجمہ عربی عبارات

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ

۲۹

رضا فاؤنڈیشن

جامعہ نظامیہ رضویہ

اندرون لوہاری دروازہ لاہور

پاکستان (۵۴۰۰۰)

شاگرد تھا کہ اس کو سکھانا چاہتا تھا۔ چوتھے یہ کہ جو کتاب پڑھائی وہ ناقص تھی۔ ان چار وجوہوں کے علاوہ کوئی اور وجہ ہو سکتی ہی نہیں یہاں سکھانے والا پُروردگار کیلئے محبوب عالم علیہ السلام۔ کیا سکھا یا قرآن اور اپنے خاص علوم۔ بتاؤ آیا رب تعالیٰ کامل استاد نہیں۔ یا رسول علیہ السلام لائق شاگرد نہیں۔ رب تعالیٰ کامل عطا فرمانے والا محبوب علیہ السلام کامل لینے والے۔ قرآن کریم کامل کتاب الرحمن عَلَّمَ الْقُرْآنَ وہی سب سے زیادہ مقبول ہار گاہ۔ پھر علم ناقص کیوں۔

(۵) رب تعالیٰ نے ہر بات لوح محفوظ میں کیوں لکھی۔ لکھنا تو اپنی یادداشت کے لیے ہوتا ہے بھول نہ جائیں۔ یاد دہرے کے بتانے کے لیے رب تعالیٰ تو بھول سے پاک لہذا اس نے دوسروں کے لیے ہی لکھا حضور علیہ السلام تو دوسروں سے زیادہ محبوب لہذا وہ تجری حضور ﷺ کے لیے ہے۔

(۶) غیوں کی غیب رب تعالیٰ کی ذات ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دیدار کی تمنا فرمائی تو فرما دیا گیا اِنَّ تَوَّابِنِیْ قَمِہِم کو دیکھ نہ سکو گے۔ جب محبوب علیہ السلام نے رب ہی کو معراج میں اپنی ان ظاہری مبارک آنکھوں سے دیکھ لیا۔ تو عالم کیا چیز ہے جو آپ سے چھپ سکے۔

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا جب نہ خدا ہی چھپا تم پر کروڑوں درود دیدار الہی کی بحث ہماری کتاب شان حبیب الرحمن میں دیکھو۔ مرقاة شرح مشکوٰۃ الایمان بالقدر فصل اول کے آخر میں ہے۔

كَمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَاهُ فِي الدُّنْيَا لَا تَقْلَابِهِ نُورًا۔

”مضور علیہ السلام نے دنیا میں رب کو دیکھا۔ کیونکہ خود نور ہو گئے تھے۔“

(۷) شیطان دنیا کا گمراہ کرنے والا ہے اور نبی ﷺ دنیا کے ہادی۔ گویا شیطان وہائی بیماری ہے اور نبی ﷺ طیب مطلق۔ رب تعالیٰ نے شیطان کو گمراہ کرنے کے لیے اتنا وسیع علم دیا کہ دنیا کا کوئی شخص اس کی نگاہ سے غائب نہیں۔ پھر اسے یہ بھی خبر ہے کہ کون گمراہ ہو سکتا ہے۔ کون نہیں۔ اور جو گمراہ ہو سکتا ہے وہ کس جیلہ سے۔ ایسے ہی وہ ہر دین کے ہر مسئلہ سے خبردار ہے اس لیے ہر نیکی سے روکتا ہے۔ ہر برائی کراتا ہے۔

اس نے رب تعالیٰ سے عرض کیا تھا لَا غُورِيَهُمْ أَجْمَعِينَ لَا إِلَهَ إِلَّا عِبَادُكَ مِنْهُمْ الْمُخْلِصِينَ (پارہ ۱۴ سورۃ ۱۵ آیت ۳۹، ۴۰) جب گمراہ کرنے والے کو اتنا علم دیا گیا۔ تو ضروری ہے کہ دنیا کے طیب مطلق علیہ السلام ہدایت دینے کے لئے اس سے کہیں زیادہ علم والے ہوں کہ آپ ہر شخص کو اس کی بیماری کو اس کی استعداد کو اس کے علاج کو جانیں۔ ورنہ ہدایت مکمل نہ ہوگی۔ اور رب تعالیٰ پر اعتراض پڑے گا کہ اس نے گمراہ کرنے والے کو قوی کیا اور ہادی کو کمزور رکھا۔ لہذا اگر اسی تو کامل رہی اور ہدایت ناقص۔

(۸) رب تعالیٰ نے حضور ﷺ کو نبی کے خطاب سے پکارا **يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ** اور نبی کے معنی ہیں۔ خبر دینے والا۔ اگر اس خبر سے صرف دین کی خبر مراد ہو تو ہر مولوی نبی ہے اور اگر دنیا کے واقعات مراد ہوں تو ہر اخبار۔ ریڈیو خط تار سمجھنے والا نبی ہو جاوے۔ معلوم ہوا کہ نبی میں بھی خبریں مستحضر ہیں یعنی فرشتوں کی اور عرش کی خبر دینے والا جہاں تار اخبار کام نہ آسکیں۔ وہاں نبی کا علم ہوتا ہے معلوم ہوا کہ علم غیب نبی کے معنی میں داخل ہے۔